



غصب

غصب کے احکام

س ۱۸۸۰: ایک شخص نے زمین کا ایک قطعہ اپنے نابالغ بیٹے کے نام پر خرید کر ایک معمولی دستاویز اسکے نام پر یوں مرتب کی: "فروخت کرنے والا فلاں شخص ہے اور خریدنے والا بھی اسکا فلاں بیٹا ہے" بچے نے بالغ ہونے کے بعد وہ زمین دوسرے شخص کو فروخت کردی لیکن باپ کے ورثاء دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ انکے باپ کی میراث ہے اور باوجود اس کے کہ انکے باپ کا اس دستاویز میں نام ہی نہیں ہے انہوں نے اس زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔ کیا اس صورت میں ورثاء دوسرے خریدار کیلئے مزاحمت پیدا کرسکتے ہیں؟

ج: صرف معاملہ کی دستاویز میں نابالغ بچے کا نام خریدار کے طور پر ذکر ہونا اسکی ملکیت کی دلیل نہیں ہے البتہ اگر ثابت ہو جائے کہ باپ نے جو زمین اپنے پیسے سے خریدی ہے اسے اپنے بیٹے کو بہہ کردیا ہے یا اسکے ساتھ صلح کرلی ہے تو اس صورت میں زمین بیٹے کی ملکیت ہے اور بالغ ہونے کے بعد اگر وہ زمین صحیح شرعی طور پر دوسرے خریدار کو فروخت کردے تو کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ اسکے لیئے رکاوٹ پیدا کرے یا اس سے زمین چھینے۔

س ۱۸۸۱: زمین کا ایک قطعہ جسے چند خریداروں نے خریدا اور بیچا ہے میں نے اسے خرید کر اس میں مکان بنالیا ہے اب ایک شخص دعویٰ کرتا ہے کہ اس زمین کا مالک وہ ہے اور اسکی رجسٹری بھی انقلاب اسلامی سے پہلے قانونی طور پر اسکے نام ثبت ہوچکی ہے اور اسی وجہ سے اس نے میرے اور میرے بعض پڑوسیوں کے خلاف عدالت میں شکایت کی ہے کیا اسکے دعویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے اس زمین میں میرے تصرفات غصب شمار ہونگے؟

ج: پہلے جس شخص کے قبضے میں یہ زمین تھی اسے اس سے خریدنا ظاہر شریعت کے مطابق صحیح ہے اور زمین خریدار کی ملکیت ہے اور جب تک وہ شخص جو زمین کی پہلی ملکیت کا مدعی ہے عدالت میں اپنی شرعی ملکیت ثابت نہ کردے اسے موجودہ مالک اور تصرف کرنے والے کیلئے رکاوٹ پیدا کرنے کا حق نہیں ہے۔

س ۱۸۸۲: ایک زمین ایک معمولی دستاویز میں باپ کے نام ہے اور کچھ عرصے کے بعد اسکی قانونی دستاویز اسکے نابالغ بچے کے نام صادر ہوتی ہے لیکن ابھی زمین باپ کے قبضے میں ہے اب بچہ بالغ ہوگیا ہے اور وہ یہ دعویٰ کرتا ہے کہ زمین اسکی ملکیت ہے کیونکہ سرکاری رجسٹری اسکے نام ہے لیکن اسکا باپ یہ کہتا ہے کہ اس نے یہ زمین اپنی رقم سے خود اپنے لیئے خریدی ہے اور صرف ٹیکس سے بچنے کیلئے اسے اپنے بیٹے کے نام کیا ہے کیا اگر اسکا بیٹا اس زمین میں اپنے باپ کی مرضی کے خلاف تصرف کرے تو وہ غاصب شمار ہوگا؟

ج: اگر باپ نے وہ زمین اپنی رقم سے خریدکی ہے اور بیٹے کے بالغ ہونے کے بعد تک اس میں تصرف کررہا تھا تو جب تک بیٹا یہ ثابت نہ کردے کہ باپ نے وہ زمین اسے بہہ کی ہے اور اسکی ملکیت اسے منتقل کردی ہے اس وقت تک اسے حق نہیں ہے کہ وہ صرف رجسٹری اپنے نام ہونے کی بنا پر باپ کو زمین میں تصرف کرنے سے منع کرے اور اسکے لیئے رکاوٹ پیدا کرے۔

س ۱۸۸۳: ایک شخص نے پچاس سال پہلے زمین کا ایک قطعہ خریدا اور اب وہ ایک اونچے پہاڑ کے نام کا سہارا لیکر کہ جسکا ذکر رجسٹری



میں زمین کی حدود کے طور پر آیا ہے، دعویٰ کرتا ہے کہ وہ دسیوں لاکھ میٹر عمومی زمین اور ان دسیوں پرانے گھروں کا مالک ہے جو اسکی خریدی ہوئی زمین اور اس پہاڑ کے درمیان واقع ہیں اسی طرح وہ اس بات کا بھی مدعی ہے کہ اس علاقہ کے لوگوں کی ان گھروں اور مذکورہ زمینوں میں نماز غصب کی بنا پر باطل ہے یہ بات قابل ذکر ہے کہ گذشتہ دور میں ان زمینوں اور پرانے مکانوں میں اس نے کسی قسم کا تصرف نہیں کیا جو اس جگہ واقع ہیں اور ایسے دلائل بھی موجود نہیں ہیں جو اس زمین کی سینکڑوں سالہ پرانی صورت حال کو واضح کریں اس صورت میں مسئلہ کا کیا حکم ہے؟

ج: جو زمین خریدی گئی زمین اور اس پہاڑ کے درمیان ہے کہ جو اسکی حدود کے طور پر اسکی دستاویز میں مذکور ہے اگر وہ غیر آباد زمین ہو کہ جو پہلے کسی خاص شخص کی ملکیت نہیں تھی یا ان زمینوں میں سے ہو کہ جو گذشتہ لوگوں کے تصرف میں تھیں اور اب ان سے منتقل ہو کر دوسروں کے تصرف میں آگئی ہیں تو اس صورت میں جس شخص کے پاس جتنی مقدار زمین یا مکان ہے اور وہ اسکی مالکانہ تصرف میں ہے شرعی طور پر وہ اس کا مالک ہے اور جب تک مدعی اپنی ملکیت کو شرعی طور پر عدالت میں ثابت نہ کرے اس وقت تک اس ملک میں ان کے تصرفات مباح اور حلال ہیں۔

س ۱۸۸۴: قاضی نے جس زمین کے ضبط کرنے کا حکم دیا ہو کیا اس میں اسکی پہلے مالک کی اجازت کے بغیر مسجد بنانا جائز ہے؟ کیا اس قسم کی مساجد میں نماز پڑھنا اور دوسرے دینی امور انجام دینا جائز ہے؟

ج: اگر مذکورہ زمین حاکم شرع کے حکم سے یا حکومت اسلامی کے موجودہ قانون کی بنا پر پہلے مالک سے ضبط کی گئی ہو یا اس کی ملکیت کے مدعی کیلئے شرعی ملکیت ثابت نہ ہو تو اس کی ملکیت کے مدعی یا پہلے مالک کی اجازت لازمی نہیں ہے پس اس میں مسجد بنانا، نماز پڑھنا اور دوسرے دینی امور انجام دینا اشکال نہیں رکھتا۔

س ۱۸۸۵: ایک زمین نسل بہ نسل میراث کے ذریعہ وراثت تک پہنچی پھر ایک غاصب نے اسے غصب کر کے اپنے قبضہ میں لے لیا انقلاب اسلامی کی کامیابی اور حکومت اسلامی کے قائم ہونے کے بعد وراثت نے غاصب سے اس زمین کو واپس لینے کا اقدام کیا۔ کیا شرعی طور پر یہ وراثت کی ملکیت ہے یا انہیں صرف اسکی حکومت سے خریدنے میں حق تقدم حاصل ہے؟

ج: ارث کے ذریعہ فقط گذشتہ تصرفات کا لازمہ اسکی ملکیت یا اسکی خریدنے میں حق تقدم نہیں ہے لیکن جب تک اسکی برخلاف ثابت نہ ہو جائے تب تک شرعی طور پر ملکیت ثابت ہے لہذا اگر ثابت ہو جائے کہ وراثت زمین کے مالک نہیں ہیں یا زمین پر کسی اور کی ملکیت ثابت ہو جائے تو وراثت کو زمین یا اسکی عوض کے مطالبہ کا حق نہیں ہے ورنہ ذو الید (قبضے والا) ہونے کے اعتبار سے انہیں اصل زمین یا اسکی عوض کے مطالبہ کا حق ہے۔